انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا — غلام احمد قادیانی

نمبر ۴۳۵
رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ
الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار
ہفتہ میں دوبار

الفضل
قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی
ششماہی
سہ ماہی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر (۷)
مورخہ ۲۵ رجولائی ۱۹۲۴ء یوم جمعہ مطابق ۱۲ رذی الحجہ ۱۳۴۲ھ
جلد (۱۲)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی خیر وعافیت کی خبر

بحیرہ عرب کے وسط سے

یذریعہ بے تار برقی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب کو بحیرہ عرب سے بے تار برقی کے ذریعہ حسب ذیل تار ارسال فرمایا ہے جو ۲۳ رجولائی کو دارالامان پہنچا ہے:-

۱۹ رجولائی - ۲ بجے دن -

"موسم پہلے سے اچھا ہو رہا ہے (یعنی اب سمندر میں تلاطم کم ہے) انشاء اللہ منگل کے دن (۲۲ رجولائی) عدن پہنچ جائیں گے"

اندازہ ہے کہ یہ تار بحیرہ عرب کے وسط کے قریب سے اور ساحل عرب کے پاس سے چلا ہے۔ انشاء اللہ حضور عدن پہنچ چکے ہونگے۔

نظم

یادِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا تازہ کلام

(بمبئی سے موصول ہوا)

اس نظم میں کئی جگہ قادیان سے مراد خود قادیان یا قادیان کے احمدی نہیں ہیں۔ بلکہ زیادہ تر قادیان سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں یعنی احمدی خواہ کہیں کے رہنے والے ہوں۔ قصبۂ قادیان صرف اسجگہ مراد لینا چاہیئے۔ جہاں عبارت سے ظاہر ہو۔ کہ قصبہ مراد ہے۔ خاکسار مرزا محمود احمد۔

ہے رضائے ذات باری اب رضائے قادیاں — مدعائے حق تعالےٰ مدعائے قادیاں

وہ ہے خوش اموال پر یہ طالب دیدار یار — بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیاں

گر نہیں عرش معلیٰ سے یہ ٹکراتی تو پھر — سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں

دعوئے طاعت بھی ہوگا ادعائے پیار بھی — تم نہ دیکھوگے کہیں لیکن وفائے قادیاں

میرے پیارے دوستو! تم دم نہ لینا۔ جب تلک ساری دُنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیاں

بیٹھے سورج ہے چمکتا آسماں پر روز و شب کیا عجب معجز نما ہے رہنمائے قادیاں

غیر کا افسوں اس پر چل نہیں سکتا کبھی لے اُڑی ہو جس کا دل زلفِ دوتائے قادیاں

اے عدو! اب جستجو اسکی ہے اُمید محال لے چکا ہے دل مرا تو دلربائے قادیاں

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقامِ پاک کا سوتے سوتے بھی یہ کہہ اُٹھتا ہوں ہائے قادیاں

آہ! کیسی خوش گھڑی ہو گی کہ بانیلِ مرام باندھینگے رختِ سفر کو ہم برائے قادیاں

پہلی اینٹوں پر ہی رکھتے ہیں نئی اینٹیں ہمیش ہے تبھی چرخِ چہارم پر بنائے قادیاں

صبر کر اے ناقہ، راہ بڑی ہمت نہ ہار دُور کر دیگی اندھیروں کو ضیائے قادیاں

ایشیا و یورپ و امریکہ و آفریقہ سب دیکھ ڈالے! پر کہاں وہ رنگہائے قادیاں

مُنہ سے جو کچھ چاہے بن جائے کوئی پر حق یہ ہے ہے بہار اللہ فقط حُسن و بہائے قادیاں

گلشنِ احمدؑ کے پھولوں کی اُڑا لائی جو بُو زخم تازہ کر گئی بادِ صبائے قادیاں

جب کبھی تم کو ملے موقع دُعائے خاص کا یاد کر لینا ہمیں اہلِ وفائے قادیاں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا خطبہ عید

سفر گاڑی کے دوران میں

سفر کی تیاری

ذیل کا مختصر مگر یادگار زمانہ خطبہ عید اضحیٰ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دوران سفر میں ۱۳ر جولائی سنہ ۱۹۲۴ء کو منماڑ [illegible] جنکشن کے سٹیشن پر پڑھا۔ اخبار الحکم سے لیکر شائع کیا جاتا ہے:۔

تشہد کے بعد فرمایا:۔

مَیں اس وقت اس بات کی نصیحت آپ لوگوں کو کرنی چاہتا ہوں کہ ہر کام کی تیاری اس کے موافق کرنی چاہیئے۔ چھوٹا سا سفر انسان اختیار کرتا ہے تو اس کے موافق تیاری کرتا ہے۔ جس سفر کے واسطے ہم جا رہے ہیں۔ یہ سفر اپنے اغراض کے لحاظ سے بہت بڑا سفر ہے۔ اس کی طیاری یہی ہے کہ اس کی کامیابی کے لئے دعائیں کی جائیں۔ مجاہدہ اور دعائیں ہی ہیں۔ جو اس سفر کو کامیاب بنائینگی۔ اس لئے سنجیدگی اور اخلاص کے ساتھ ذکر الٰہی کرو۔ اور دعاؤں سے کام لو۔ تا اللہ تعالیٰ ہم کو کامیاب کرے۔ اگر ہماری غفلت سے کامیابی میں کوئی روک ہو۔ تو وقت اور روپیہ ضائع جائیگا۔ خدا تعالیٰ ہمارے اعمال کو ضائع ہونے سے بچائے۔ آمین ؁

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت و عافیت اور کامیابی کیلئے دُعا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا خط جو جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب کو پہنچا ہے اور حضور کے جہاز پر سوار ہونے کے وقت کا لکھا ہوا ہے اس میں حضور نے تحریر فرمایا ہے۔ ایک طرف میری طبیعت کمزور ہے اور دوسری طرف ان دنوں سمندر سخت متلاطم۔ اور جہاز ہلکا ہے دعاؤں کیلئے احباب کو بار بار یاد دہانی کرائی جا۔ احباب کو چاہیئے کہ حضور کی صحت اور کامیابی نیز دیگر اصحاب کیلئے خاص التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کو درخواستہائے دعا کرنیوالوں کو اطلاع

تمام ان دوستوں، بزرگوں اور عزیزوں کی خدمت میں یہ خوشخبری پیش کرتا ہوں جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور اس سفر کی تقریب پر درخواستہائے دعا براہ راست پیش کی تھیں۔ یا حضور کے حکم کے تحت مجھ خاکسار کو دی تھیں۔ میں نے ان سب کی ایک مفصل فہرست بنا کر حضرت کے حضور میں سفر ریل ہی میں پیش کر دی تھی۔ وہ فہرست انشاء اللہ ہمیشہ حضور کے زیر نظر رہیگی۔ یعقوب الرحمٰن قادیانی۔

اسی قسم کی اطلاع چوہدری علی محمد صاحب ان اصحاب کو دینا چاہتے ہیں جنہوں نے انہیں زبانی یا تحریری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے دعا کی۔

سٹیشن بھوپال پر حضرت خلیفۃ المسیح کا استقبال

کیا ہی عید اضحیٰ کی مبارک رات تھی۔ جبکہ ۱۲ بجے احباب جماعت احمدیہ بھوپال کو اسٹیشن پر جمال باکمال حضرت خلیفۃ ثانی مسیح موعود علیہ السلام کا دیدار نصیب ہوا۔ ۱۰ منٹ تک گاڑی ٹھیری۔ احباب نے بعض اشیاء پیش کیں۔ جو قبول ہوئیں۔ آخر بھوپال کے اسٹیشن سے ریل روانہ ہو گئی۔ اور احباب جماعت نے درد بھرے دل سے حضرت اقدس کو الوداعی سلام عرض کیا۔ والسلام۔ خادم عبید اللہ تسمل احمدی از بھوپال۔

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ لاہور کا امیر حضرت صاحب نے چودہری ظفر اللہ خان صاحب کی جگہ قائمقام امیر حکیم محمد حسین صاحب قریشی کو مقرر فرمایا ہے۔ چودہری صاحب کی غیر حاضری میں حکیم صاحب امارت کے کام کو سرانجام دینگے۔ ناظر اعلیٰ قادیان

اعلان نکاح (۱) بابو فیض الحق خان صاحب کلرک راولپنڈی آرسنل کا نکاح نذیر بیگم بنت منشی فضل کریم صاحب سکنہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور سے حافظ نور محمد صاحب نے بتاریخ ۳ر جون سنہ ۱۹۲۴ء پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو بابرکت کرے۔ آمین۔ خاکسار ضیاء الحق راولپنڈی

(۲) احمد رفیع صاحب سلمہ کا عقد فہمیدہ خاتون بنت میاں محمد علی صاحب احمدی سے بعوض حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بتاریخ یکم جون حضرت مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب نے شاہجہانپور میں پڑھا۔

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)
الفضل
قادیان دار الامان - ۲۵ جولائی ۱۹۲۴ء

جناب بہاء اللہ کا دعویٰ خدائی

(۱)

(از جناب مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے پچھلے دنوں جو لیکچر بہائی مذہب کے متعلق دئے تھے۔ ان میں جو امور آپ نے بیان فرمائے تھے۔ منجملہ ان کے ایک امر یہ بھی بیان فرمایا تھا کہ بہاء اللہ کا دعویٰ اسی قسم کی خدائی کا ہے جس قسم کی خدائی عیسائی لوگ حضرت مسیح میں ثابت کرتے ہیں یا جس قسم کی خدائی کا دعویٰ اب تک کئی جھوٹے دعویدار خدائی کر چکے ہیں۔ چونکہ بہاء اللہ کی اصل کتابیں عام طور پر دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ اس لئے جب میں نے ایک بہائی کے سامنے بہاء اللہ کے دعویٰ خدائی کا ذکر کیا۔ تو اس نے اس بات سے قطعی انکار کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ان دنوں دوسرے ضروری کاموں میں مصروف تھے گفتگو کا کوئی موقعہ نہ تھا۔ اس وجہ سے بہاء اللہ کے اس دعویٰ کی اصل حقیقت معلوم کرنے کا مجھے بھی بطور خود شوق پیدا ہوا۔ جو کچھ تحقیقات سے مجھ کو ثابت ہوا۔ وہ یہی تھا کہ بہاء اللہ نے واقع میں اس قسم کی خدائی کا دعویٰ کیا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کی نسبت بیان کی ہے۔ چونکہ ہمیں بہائی مذہب کے لوگوں سے بالمشافہ گفتگو کرنے کا پورا موقعہ حاصل نہیں ہے۔ اس لئے میں جناب بہاء اللہ کی اصل کتابوں سے بعض حوالجات نقل کر کے اہل بہاء کے سامنے بغرض احقاق حق پیش کرتا ہوں۔ امید ہے وہ ٹھنڈے دل سے ان عبارتوں پر غور کریں گے۔

یہ تمام حوالجات اصل کتابوں سے لے کر پیش کئے گئے ہیں۔ اور پوری تحقیق کر لی گئی ہے۔ کہ ان حوالجات کا کوئی اور مطلب نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ ان میں بہاء اللہ نے اپنی خدائی کا صاف صاف اور کھلے طور پر ادعا کیا ہے۔ پس جبکہ بہاء اللہ کی اپنی کتابوں میں اس کا دعویٰ خدائی موجود ہے۔ تو چاہیئے کہ اہل بہاء بہاء اللہ کے اصل دعویٰ کو چھپا کر اپنے خالق اور مالک کے گنہگار نہ ہوں۔

پہلا حوالہ:۔ کتاب اقدس مطبوعہ مطبع ناصری بمبئی کا ہے اس کے صفحہ ۱۶۲ میں جناب بہاء اللہ اپنے ایک مرید کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"یا اکبر یذکرک مالک القدر فی حین احاطتہ الاحزان من الذین کفروا بالرحمان" کہ

اے اکبر تجھ کو قضا و قدر کا مالک ایسے وقت میں یاد کرتا ہے۔ جبکہ اسکو غموں نے گھیرا ہوا ہے"

اس عبارت میں "قضا و قدر کے مالک" سے جناب بہاء اللہ نے اپنی ذات مراد لی ہے۔ اگر ان کا دعویٰ خدائی کا نہ ہوتا۔ تو اپنے آپ کو وہ قضا و قدر کا مالک نہیں کہہ سکتے تھے۔

دوسرا حوالہ:۔ صفحہ ۲۲۵ کتاب اقدس میں جناب بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔

"الذی ینطق فی السجن الاعظم انہ لخالق الاشیاء وموجدھا حمل البلایا لاحیاء العالم وانہ لھو الاسم الاعظم الذی کان مکنونا فی ازل الازال" کہ "وہ شخص جو عکہ کے بڑے قیدخانہ میں بولتا ہے۔ وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ان کا ایجاد کرنے والا ہے۔ اس نے مصیبتوں کو دنیا کے زندہ کرنے کے لئے اپنے اوپر اٹھایا ہے اور وہ وہ اسم اعظم ہے۔ جو ہمیشہ ہمیش سے مخفی تھا"

اس عبارت میں جناب بہاء اللہ نے تمام چیزوں کا خالق اور موجد اپنی ذات کو قرار دیا ہے۔ اور جو مصیبتیں اس پر آئی ہیں۔ ان کی اس نے وہی توجیہ کی ہے۔ جو عیسائی حضرت مسیح کے مصائب برداشت کرنے کی کرتے ہیں کہ حضرت مسیح نے خدا ہو کر پھر بھی دنیا کو زندگی بخشنے کے لئے مصائب کو اپنے اوپر لیا۔

تیسرا حوالہ:۔ کتاب اقدس صفحہ ۲۴۳۔

"والکتاب یقول قد جاء منزلی" کہ کتاب بیان پکار کر کہہ رہی ہے کہ میرا اتارنے والا آ گیا۔

اس عبارت میں جناب بہاء اللہ نے بتایا ہے۔ کہ باب پر جو کتاب بیان خدا کی طرف سے نازل ہونا بیان کی جاتی ہے۔ اس کا اتارنے والا میں ہوں۔ جو خدا ہوں۔

چوتھا حوالہ:۔ کتاب اقدس صفحہ ۱۷۔

"یا عیسیٰ افرح بما یذکرک مالک العرش والثریٰ"

یہ فقرہ ایک خط کا ہے۔ جو جناب بہاء اللہ نے اپنے ایک مرید کو لکھا ہے۔ اس فقرہ میں "مالک العرش والثریٰ" یعنے عرش و فرش کا مالک بہاء اللہ نے اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔

پانچواں حوالہ:۔ کتاب اقدس صفحہ ۹۶۔ جناب بہاء اللہ لکھتے ہیں:۔

"قد صعدت زفراتی و نزلت عبراتی و بکت عین شفقتی و ناح قلبی بما اری العباد معرضین عن بحور رحمتی و شمس فضلی و سماء کرمی الذی احاط من فی السموات والارضین"

میری آہیں بلند ہیں۔ اور آنسو جاری ہیں۔ میری شفقت کی آنکھیں رو رہی ہیں۔ اور میرا دل نوحہ کرتا ہے۔ اس وجہ سے کہ میں بندوں کو دیکھتا ہوں کہ میری رحمت کے دریا اور میرے فضل کے سورج اور میری بخشش سے جو آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزوں پر محیط ہے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔

اس عبارت میں بہاء اللہ نے ایسی عام اور وسیع رحمت و فضل اور بخشش کو اپنی ذات کے لئے قرار دیا ہے جو آسمان و زمین کی تمام کائنات پر محیط ہے۔ اور یہ صفت صرف خدا تعالیٰ ہی کی ذات میں پائی جاتی ہے۔

چھٹا حوالہ:۔ کتاب اقدس صفحہ ۵۔

"یا محمود اسمع ندائی من مقامی المحمود ثم اشھد بما شھد لسان العظمۃ انہ لا الہ الا انا المھیمن القیوم قد ارسلنا الرسل و انزلنا الکتب و فصلنا فیھا مایرفع العباد الی الغایۃ القصوی و الجنۃ العلیا۔ ولکن القوم اعرضوا بما اتبعوا کل ناعق مردود۔ کم من عالم تمسک بالشریعۃ و بما افتی علی منزلھا"

ان فقرات میں جناب بہاء اللہ اپنے ایک مرید کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ کہ میری آواز اور ندا کو میرے مقام محمود سے سن۔ پھر تو گواہی دے۔ اس بات کی جس کی گواہی دی لسان عظمت نے۔ اور وہ بات یہ ہے۔ کہ کوئی معبود نہیں مگر میں۔ جو سب کا نگہبان اور سہارا ہوں۔ ہم ہی نے تمام رسولوں کو بھیجا ہے اور تمام کتابوں کو اتارا ہے۔ اور ان میں وہ باتیں بیان کی ہیں۔ جو بندوں کو ان کے آخری مقصد تک لے جائیں اور جنت علیا تک پہنچا دیں۔ لیکن لوگوں نے اعراض کیا۔ اور ہر ایک مردود پکارنے والے کی اتباع کی بہت سے عالم ہیں جنہوں نے پہلی شریعت کو پکڑ رکھا ہے

اور اس کے ذریعہ اس شریعت کے اُتارنے والے کے خلاف فتوے دے رہے ہیں:

اس عبارت میں جناب بہاء اللہ نے اپنے آپ کو رسولوں کا بھیجنے والا اور کتابوں کا اتارنے والا قرار دیا ہے اور اپنے مُرید کو اس بات کی شہادت دینے کی تلقین کی ہے کہ مَیں خدا ہوں۔ جو سب کا محافظ اور نگہبان ہوں۔ اور یہ وہ صفات ہیں۔ جو صرف خدا تعالیٰ میں پائے جاتے ہیں۔

ساتواں حوالہ:۔ کتاب اقدس صفحہ ۱۸۸۔

"انا لو نرید ان نذکر لک کل قطعة من قطعات الارض وما دلج فیہا وظہر منہا لنقدر۔ ان ربک لمحاط علمہ السموات والارضین"

اس عبارت میں جناب بہاء اللہ اپنے ایک مُرید کو لکھتے ہیں کہ زمین کے ہر ایک ٹکڑے کا اور جو اس ٹکڑے کے اندر اور باہر ہے کا حال ہم بیان کرنا چاہیں۔ تو یہ سب حال بیان کرنے پر قادر ہیں۔ کیونکہ تیرے رب کا علم تمام آسمانوں اور زمینوں پر محیط ہے اس حوالہ میں جس محیط کل علم کا بہاء اللہ نے اپنی نسبت دعویٰ کیا ہے۔ وہ سوائے خدا کے کسی اور میں نہیں پایا جاتا۔

آٹھواں حوالہ:۔ کتاب اقدس میں شریعت کا بیان کرتے ہوئے جناب بہاء اللہ فرماتے ہیں:۔

"یا اهل الارض اذا غربت شمس جمالی وسترت سماء هیکلی لا تضطربوا قوموا علی نصرة امری وارتفاع کلمتی بین العالمین۔ انا معکم فی کل الاحوال وننصرکم بالحق انا کنا قادرین"

اے اہل زمین جب میرے جمال کا سورج ڈوب جائے اور میرا وجود چھپ جائے۔ تو مضطرب نہ ہو جیو۔ میری باتوں کی نصرت کے لئے کھڑے رہیو۔ میں ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور تمہارا مددگار۔ ہم قادر ہیں۔

اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ جناب بہاء اللہ کو خدائی کا دعویٰ تھا۔ اور اس عالم میں انسانی ہیکل میں اسی طرح خدا تھے۔ جس طرح عیسائی حضرت مسیح کو انسانی جامہ میں خدا مانتے ہیں۔ ورنہ اس عالم سے گذر جانے کے بعد ان کا ہر حال میں مدد کرنے پر اپنے آپ کو قادر بتانا بجز دعویٰ خدائی کے ممکن نہ تھا۔

نواں حوالہ:۔ کتاب اقدس کے حصہ شریعت میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"یا معشر الملوک انتم المالیک قد ظهر المالک باحسن الطراز ویدعوکم الی نفسه المهیمن القیوم - ایاکم ان یمنعکم الغرور عن مشرق الظهور او تحجبکم الدنیا عن فاطر السماء۔ قوموا علی خدمة المقصود الذی خلقکم بکلمة من عنده وجعلکم مظاهر القدرة لما کان وما یکون"

اے بادشاہوں کی جماعت تم مملوک ہو۔ تمہارا مالک ایک خوبصورت شکل میں ظاہر ہوا ہے۔ وہ تم کو اپنے نفس کی طرف جو سب کا نگہبان اور محافظ ہے۔ بلاتا ہے۔ خبردار! کہ تم کو تمہاری بڑائی یا دنیا اس آسمان کے پیدا کرنے والے سے روکے۔ تم کھڑے ہو جاؤ۔ اس مقصود کل کی خدمت کے لئے جس نے تم کو اپنے ایک کلمہ سے پیدا کیا۔ اور تم کو اپنی قدرت کا مظہر بنایا ہے۔

اِس عبارت میں جناب بہاء اللہ نے اپنے آپ کو تمام بادشاہوں کا مالک اور مہیمن اور قیوم اور آسمانوں کا پیدا کرنے والا اور مقصود کُل جس نے اپنے ایک کلمہ سے تمام بادشاہوں کو پیدا کیا ہے۔ قرار دیا ہے۔ اور یہ وہ صفات ہیں۔ جو سوائے خدا تعالیٰ کے کسی اور میں نہیں پائے جاتے۔

دسواں حوالہ:۔ کتاب اقدس صفحہ ۱۱۵۔

"یذکرون نقطة البیان ویفتون علی مرسله ویقرؤن الآیات وینکرون منزلها"

باب کے متبع جو اہل بیان کہلاتے ہیں۔ وہ باب اور اس کی کتاب بیان کا تو ذکر کرتے ہیں۔ لیکن جس نے باب کو بھیجا۔ اس کے خلاف فتویٰ دیتے ہیں۔ بیان کی آیتوں کو پڑھتے ہیں۔ اور جس نے کتاب بیان کی آیات کو اتارا ہے۔ اس کا انکار کرتے ہیں۔

اس عبارت میں جناب بہاء اللہ بابی گروہ کے اس حصہ کو جو جناب بہاء اللہ کے دعاوی کو تسلیم نہیں کرتا مخاطب کرکے اپنی حیثیت یہ قرار دیتے ہیں کہ باب کو بھیجنے والے اور اس پر کتاب بیان کے اتارنے والے خود جناب بہاء اللہ ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ منزل الآیات (آیات کا اتارنے والا) اور مرسل الرسل (رسُولوں کا بھیجنے والا) اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔

کتاب اقدس کے یہ دس حوالے جو بطور نمونہ پیش کئے گئے ہیں ثابت کرتے ہیں۔ کہ لاریب جناب بہاء اللہ کو اس قسم کی خدائی کا دعویٰ تھا جس قسم کی خدائی کا دعویٰ اب تک خدائی کے جھوٹے دعویدار کرتے چلے آئے ہیں۔ کیونکہ وہ مالک القدر، خالق الاشیاء، موجد الاشیاء، مالک العرش والثریٰ، فاطر السماء، واسع الرحمۃ، علیم کل، محیط کل، مہیمن اور قیوم، مرسل الرسل، منزل الکتب

قادر مطلق ہونے کا مُدعی ہے۔ اور یہ تمام وہ صفات ہیں۔ جو صرف خدا تعالیٰ ہی میں پائے جاتے ہیں۔ اور اسی کا خاصہ ہیں۔

کتاب اقدس کے ان حوالہ جات سے بہاء اللہ کی خدائی کا جو ادّعا ثابت ہوتا ہے۔ یہی ادّعا خدا ہونے کا اس کی دوسری کتابوں میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ بعض حوالہ جات بہاء اللہ کی کتاب مبین اور اقتدار سے بھی اس جگہ پیش کئے جاتے ہیں:۔

گیارھواں حوالہ:۔ کتاب مُبین[1] (سورۃ ہیکل) میں جناب بہاء اللہ اپنے منکروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ایّاکم ان تفعلوا بی ما فعلتم بمبشری اذا نزّلت علیکم آیات اللہ من شطر فضلی لا تقولوا انّها ما نزلت علی الفطرة۔ ان الفطرة قد خلقت بقولی"

کہ اے منکرو! جو سلوک تم نے باب کے ساتھ کیا۔ جو میری بشارت دینے والا تھا۔ ویسا سلوک میرے ساتھ نہ کرنا۔ اور جب کوئی آیت میرے فضل سے تم پر اُتاری جائے۔ تو یہ نہ کہنا۔ کہ یہ فطرت کے مطابق نہیں ہے۔ کیونکہ فطرت میرے فرمان سے پیدا ہوئی ہے۔

اِس حوالہ میں جناب بہاء اللہ نے اپنے آپ کو فطرت کا خالق بیان کیا ہے۔ اور قرآن مجید کی تعلیم ہے۔ کہ فطرت کا خالق اور اس کا پیدا کرنے والا اللہ ہے جیسا کہ فرمایا ہے:۔ فطرة اللہ التی فطر الناس علیہا۔ پس بہاء اللہ کا اپنے آپ کو فطرت کا پیدا کرنیوالا قرار دینا اس کے خدائی کے ادعا کو ثابت کرتا ہے۔

بارھواں حوالہ:۔ کتاب مُبین (ھو المقتدر علیٰ ما یشاء) صفحہ ۲۹۸۔ جناب بہاء اللہ فرماتے ہیں:۔

"یحملنا الشدائد من کل ذی بعد اذ کان فی قبضتنا ملکوت السموات والارضین"

کہ "ہم نے ہر ایک ذلیل سے ذلیل آدمی سے تکلیفیں اُٹھائی ہیں۔ باوجودیکہ تمام آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت ہمارے ہاتھ میں ہے"

---

[1] اگرچہ کتاب مُبین اور اقدس اور اقتدار تینوں کتابیں کسی زمانہ میں بہائیوں نے اپنے لئے چھاپی تھیں۔ اور عام طور پر شائع نہیں کیں۔ مگر یہ اقتدار اور اقدس مطبوعہ مجھے ملی ہیں۔ اور

اس حوالہ میں جناب بہاء اللہ نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ تمام آسمانوں اور زمینوں کی حکومت و بادشاہت خود جناب بہاء اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اب ایک طرف تو جناب بہاء اللہ کا یہ دعویٰ ہے۔ اور دوسری طرف قرآن مجید میں الٰہی ارشاد ہے۔ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ۔ کہ وہ پاک ذات جس کے قبضہ میں ہر ایک چیز کا اختیار ہے۔ وہ خدا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ جناب بہاء اللہ کا یہ کہنا۔ کہ آسمانوں اور زمینوں کے کل اختیارات میرے ہاتھ میں ہیں۔ ان کی طرف سے صاف خدائی کا دعویٰ ہے۔

تیرھواں حوالہ۔ مبین ص۳۲۳ (الاقدس الاعظم) جناب بہاء اللہ فرماتے ہیں:۔

هذا الكتاب نزل بالحق من لدن عزيز حكيم ينطق بانى انا المسجون فى هذا السجن العظيم۔ "کہ یہ کتاب اتاری گئی ہے عزیز حکیم کی طرف سے جو کہتا ہے۔ کہ میں عکہ کے قید خانہ میں قید ہوں"۔

اس حوالہ میں جناب بہاء اللہ نے جو قید میں تھے اپنی ذات کو عزیز حکیم قرار دیا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید کے مختلف مقامات سے ثابت ہے۔ کہ عزیز حکیم خدا تعالیٰ کی صفت ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور شریک نہیں ہے جیسا کہ سورۃ شوریٰ میں فرمایا ہے۔ اَللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ اور سورۃ نمل اور سباء میں فرمایا ہے۔ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔ پس اس صفت کو اپنے لئے بہاء اللہ کا ثابت کرنا ان کے دعوے خدائی کو کھلے طور پر ظاہر کر رہا ہے۔

چودھواں حوالہ۔ اقتدار ص۳۶ میں جناب بہاء اللہ فرماتے ہیں

كذلك نطق القلم اذ كان مالك القدم فى السجن الاعظم بما اكتسبت ايدى الظالمين "کہ قلم اعلیٰ نے اسی طرح نطق فرمایا۔ جب کہ مخلوق کا قدیمی مالک ظالموں کی شرارت سے قید خانہ میں پڑا ہوا تھا"۔

اس حوالہ میں مالک قدیم سے بہاء اللہ نے اپنی ذات مراد لی ہے۔ جو ایک زمانہ تک اپنا قید میں رہنا بیان کرتا ہے ظاہر ہے۔ کہ بہاء اللہ کسی طرح اپنے آپ کو مخلوق کا مالک قدیم نہیں کہہ سکتا۔ جب تک وہ اپنے آپ کو خدا نہ سمجھتا ہو۔

پندرھواں حوالہ۔ اقتدار ص۱۱۱۔ اس میں جناب بہاء اللہ اپنی نسبت فرماتے ہیں:۔

"اذا يراه احد فى الظاهر يجده على هيكل الانسان بين ايدى اهل الطغيان واذا اتفكّر فى الباطن يراه مهيمنا على من فى السموات والارضين" کہ بہاء اللہ کو دیکھنے والا شخص ظاہر میں اس کو انسانی شکل میں دیکھتا ہے۔ لیکن جب کوئی شخص اس کے باطن پر غور کرتا ہے۔ تو آسمانوں اور زمینوں کی کل مخلوق کا اس کو محافظ پاتا ہے"۔

قرآن مجید کی تعلیم کی رو سے جیسا کہ سورہ حشر میں فرمایا گیا ہے۔ کل مخلوق کا مہیمن (محافظ) صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ پس بہاء اللہ اس صفت کو اپنے لئے بیان کرتا بتاتا ہے۔ کہ اس کو خدا ہونے کا دعویٰ تھا۔

سولہواں حوالہ۔ اقتدار ص۱۹۲۔ جناب بہاء اللہ ایک شخص کو ارقام فرماتے ہیں:۔

"فضل را مشاہدہ کن۔ بمقامے رسیدہ کہ تو در محل خود ساکنی وحق در سجن اعظم مع بلایائے لا تحصٰی بذکر تو مشغول تا از عنایاتش محروم نمانی واز الطافش ممنوع نشوی"۔ کہ اے مخاطب! دیکھ خدا کا فضل اس حد تک پہنچا ہوا ہے۔ کہ تو اپنے گھر میں آرام سے ہے اور خدا تعالیٰ جو بے حد مصیبتوں میں مبتلا ہے۔ قید خانہ میں تجھ کو یاد کرتا ہے"۔

ظاہر ہے۔ کہ جو خدا قید خانہ میں مبتلائے مصائب بیان کیا جاتا ہے۔ وہ بہاء اللہ تھا۔ یہ تمام حوالہ جات جو بہاء اللہ کی اپنی کتابوں سے پیش کئے گئے ہیں۔ ان کو پڑھکر ہر ایک شخص خود فیصلہ کر سکتا ہے۔ کہ بہاء اللہ کا دعوے خدا ہونے کا تھا۔ اور یہ دعویٰ خدائی اسی قسم کا تھا۔ جیسا کہ عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ کہ وہ کامل انسان بھی تھے۔ اور کامل خدا بھی تھے۔ جو دنیا کو نجات دینے کے لئے انسانی شکل میں ظاہر ہوئے تھے۔

"الفضل" ہفتہ میں تین بار

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق جلد سے جلد خبریں اور ضروری حالات ناظرین کرام تک پہنچانے کیلئے ارادہ ہے۔ کہ الفضل کا ہر ہفتہ میں ایک تیسرا نمبر بھی شایع کیا جائے جس کے متعلق ضروری انتظام ہو رہا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب تیسرا پرچہ شائع ہونا شروع ہو جائیگا۔ جو امید ہے۔ احباب کے لئے مسرت اور خوشی کا باعث ہوگا۔

ناظرین کرام جانتے ہیں ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا سائز بڑھانے کیوجہ سے الفضل کے اخراجات میں اضافہ ہو چکا ہے اب نئی تجویز کے ماتحت مزید اخراجات ہونگے۔ ان حالات میں کیا احباب کا فرض نہیں ہے کہ اخبار کی اشاعت بڑھانے میں سرگرمی کے ساتھ کوشش کریں تا کہ اخراجات کی وجہ سے کسی قسم کی مشکل پیش نہ آئے۔ جماعت کے کارکن اور ذمہ دار افراد کو اخبار کی اشاعت کیلئے خاص طور پر کوشش کرنی چاہیے۔ تا کہ

حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر یورپ پر مخالفین کے اعتراض

جیسا کہ ہمارے مخالفین کا خاصہ ہے۔ کہ موقع بے موقع ہمارے خلاف لکھتے رہتے ہیں۔ اسی طرح اب انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے متعلق بھی اپنے مذاق اور اپنی اپنی فطرت کے مطابق بے ہودہ سرائی کی ہے۔ جس کی بنا صرف اس غلط خیال پر رکھی گئی ہے۔ کہ ان کے نزدیک امام جماعت احمدیہ سیر کے لئے گئے ہیں۔ اگرچہ یہ خیال بالکل بے ہودہ ہے۔ لیکن بیچارے اعتراض کرنے والے بھی کیا کریں۔ آج تک کبھی امام جماعت جیسی پوزیشن کا کوئی انسان اس غرض و غائت کو لیکر جسکے لئے آپ عازم یورپ ہوئے ہیں۔ یورپ گیا ہو۔ تو اب ان کے خیال میں یہ بات آسکے۔ لیکن جب آج تک کسی مذہبی لیڈر اور راہ نما کو اس بات کی توفیق ہی نہیں ملی۔ اور یہ بالکل پہلی مثال ہے۔ تو کوتہ فہم اور بد اندیش معترض کسطرح اسکی اصل غرض کو سمجھ سکیں۔ خاصکر اس صورت میں جبکہ احمدیت کے ساتھ ان کا بغض اور کینہ حد اعتدال سے تجاوز کر چکا ہو۔ اور وہ اپنے دل میں اسبات کا عہد کر چکے ہیں۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی ہر بات میں مخالفت کرتے رہیں گے۔

اسی سلسلہ میں بعض ناواقف یہ اعتراض کر رہے ہیں۔ کہ امام جماعت حج کے لئے تو نہ گئے۔ لیکن یورپ چلے گئے۔ حالانکہ کئی سال ہوئے آپ بذات خود مکہ معظمہ میں تشریف لے جا کر حج کر چکے ہیں۔

ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے۔ کہ آپ کو اگر یورپ جانا تھا تو اپنے خرچ پر جاتے۔ قوم کا روپیہ صرف نہ کرتے۔ چونکہ آپ نے محض اسلام کی خاطر یہ سفر اختیار کیا ہے۔ اس لئے اگر آپ قومی خرچ پر بھی جاتے۔ تو کوئی حرج نہ تھا اور جماعت کی یہ دلی تمنا اور خواہش تھی۔ لیکن آپ نے اپنے اخراجات کا ایک حبہ تک قومی چندہ سے نہیں لیا۔ بلکہ آپ سارا خرچ ذاتی کرینگے۔

اس قسم کے اعتراضات کے علاوہ بعض ایسی باتیں بھی کہی گئی ہیں۔ جو کسی شریف انسان کے قلم یا زبان سے نہیں نکل سکتیں لیکن جن لوگوں کے لیڈر خلافت کے مقدس مذہبی فنڈ کو یورپ کے ناچ تماشے میں اڑا چکے ہوں۔ اور جن کے علماء کی حالت اس تازہ واقعہ سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جو اخبار ذوالفقار نے ان علماء کے متعلق بیان کیا ہے۔ جو حنفیوں کی طرف سے بھرت پور

میں سجدوں کی بجائی کے وفد میں شریک ہو کر گئے تھے۔ اور جو یہ ہے کہ "بعض مولاناؤں کی نقل و حرکت کو ہم نے خود دیکھا ہے۔ جو تھیٹر میں ایکٹروں کی خوش ادائی پر لوٹ ہو کر ونس مور (ایک دفعہ اور) کے نعرے لگا رہے تھے" (ذوالفقار ۱۶ر جولائی)

وہ اگر امام جماعت احمدیہ کے سفر یورپ کی غرض سیر و تفریح قرار دیں۔ اور اسکے متعلق بے ہودہ سرائی کریں۔ تو کونسی تعجب کی بات ہے۔ البتہ اس بات کا افسوس ضرور ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے اسلام کی محبت اور الفت سے اس درجہ محروم ہو چکے ہیں۔ کہ خود ان کا اشاعت اسلام کیلئے کسی طرف رخ کرنا تو الگ رہا۔ اگر کوئی اور بھی اس غرض کے لئے جاتا ہے۔ تو اس پر طرح طرح کے آوازے کستے اور ہنسی و تمسخر کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر یورپ پر جو اسلام کی اشاعت کے لئے سکیم مرتب کرنے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ اگر آریہ اور دیگر مذاہب والے بے ہودہ اعتراض کر کے اس کی وقعت کو گرانے اور اہمیت کو کم کرنے کی سعی کرتے تو کوئی حیرت کی بات نہ تھی۔ کیونکہ اسلام کی مخالفت اور اس کی اشاعت میں روکاوٹیں ڈالنا وہ اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن حیرت ان لوگوں پر ہے۔ جو مسلمان کہلاتے ہوئے امام جماعت احمدیہ کے سفر یورپ پر اعتراض کرنے پر آریوں سے بھی چار قدم آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اسلام کے یہ نادان دوست دشمنان اسلام سے کم خطرناک اور نقصان رساں نہیں ہیں۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ اعتراف بھی کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں ایسے شریف الطبع اور اسلام کا درد رکھنے والے اصحاب بھی موجود ہیں۔ جو امام جماعت احمدیہ کے اس سفر کو خاص قدر اور وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ایسے اصحاب کی نیک نیتی پر ہم انہیں مبارکباد کہتے ہیں۔ اور ان لوگوں کے سامنے جو ہماری ہر بات کو بغض و حسد اور کینہ و عداوت کی عینک سے دیکھتے ہیں۔ بطور مثال پیش کرتے ہیں ؛

آریوں کا اشتعال انگیز لٹریچر اور گورنمنٹ

آریوں نے گذشتہ چند ماہ میں اسلام اور بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اپنی تقریروں اور تحریروں میں جس قدر بدزبانی اور درشت کلامی سے کام لیا ہے۔ وہ مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور دل آزار ہے۔ چونکہ بہت ممکن تھا۔ کہ اس سے فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھے۔ اور ہندو و مسلمانوں کے تعلقات جو آریوں کی شرارتوں سے پہلے ہی بہت کشیدہ ہو رہے ہیں۔ اور اکثر مقامات پر فساد تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ آریوں کے اس گندے اور ناپاک لٹریچر کی وجہ سے اور زیادہ خراب ہو جائیں۔ اور ملک میں وسیع بد امنی پھیل جائے۔ اس لئے گورنمنٹ نے اس فتنہ کو دبانے کے خیال سے آریوں کے گندے لٹریچر کے انبار میں سے صرف ایک ٹریکٹ "رنگیلا رسول" کو ضبط کر کے اسکے شائع کرنے والے پر مقدمہ دائر کیا ہے۔ یہ ٹریکٹ کس قدر دل آزار اور ناپاک ہے۔ اس کے متعلق صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ کسی مسلمان کی اسے پڑھ کر جو حالت ہوتی ہے۔ وہ تو قابل بیان ہی نہیں۔ غیر مذاہب کا کوئی شریف انسان بھی اسے قابل نفرین قرار دینے سے باز نہیں رہیگا اور تو اور گاندھی جی نے بھی اس کے متعلق جو رائے ظاہر کی ہے۔ وہ یہ ہے۔

"میرے ایک دوست نے مجھے ایک کتاب "رنگیلا رسول" کے نام سے بھیجی ہے۔ جو اردو میں لکھی ہوئی ہے مصنف کا نام نہیں دیا۔ لیکن یہ مینیجر آریہ پستکالیہ لاہور کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کا عنوان ہی دل آزار ہے۔ اور مضمون کتاب کی نوعیت عنوان کتاب جیسی ہے میں اگر اس کے بعض اقتباسات کا ترجمہ شائع کر دوں تو اپنے ناظرین کے احساس تہذیب و متانت کو شدید ترین صدمہ پہنچاؤں۔ میں نے اپنے دل میں غور کیا۔ کہ ایسی کتاب کے لکھنے یا شائع کرنے کا بجز اس کے اور کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ کہ لوگوں میں اشتعال پیدا کیا جائے۔ پیغمبر کو گالیاں دینے سے کوئی مسلمان اپنا مذہب نہ چھوڑ دیگا اور نہ اس سے کسی ایسے ہندو کو کوئی فائدہ پہنچیگا۔ جسے اپنے مذہب کے متعلق کچھ شکوک ہوں۔ اسلئے مذہبی تبلیغ و اشاعت کے لٹریچر میں اس کتاب کی مطلق کوئی قیمت نہیں ہے۔ لیکن اس سے جو نقصان ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ (ہمدم ۱۴؍۲۲ر جولائی)

"رنگیلا رسول" کے متعلق یہ اس شخص کی رائے ہے جس کی نسبت ایڈیٹر صاحب پرکاش نے جن کا اس ٹریکٹ کے شائع کرنے والے آریہ پستکالیہ سے خاص تعلق ہے۔ ۲ جولائی کے پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ "مہاتما جی ان کے ہیں۔ اور ان کے ہی رہیں گے"۔ پس جب ان کے مہاتما جی کی "رنگیلا رسول" کے متعلق وہ رائے ہے۔ جو اوپر درج کی گئی ہے تو آریہ خود سمجھ لیں۔ یہ کتاب مسلمانوں کے لئے کس قدر دل آزار اور اشتعال انگیز ہے۔ اور گورنمنٹ اس کو ضبط کر کے اس کے ناشر پر مقدمہ چلانے میں کس حد تک مجبور ہے۔

لیکن آریہ صاحبان جنہیں معقولیت سے بہت کم حصہ ملا ہے۔ بجائے اس کے کہ اپنے مہاتما جی کی رائے کی کچھ قدر کریں۔ اور اس اشتعال انگیز اور تہذیب سوز کتاب کو خود نیست و نابود کر دیں۔ گورنمنٹ کے ضبط کرنے پر اور مقدمہ چلانے پر جہاں اسے نہایت متین اور سنجیدہ کتاب قرار دے رہے ہیں وہاں جناب میر قاسم علی صاحب کی کتاب "انیسویں صدی کا مہارشی" کے خلاف بھی شور مچا رہے ہیں۔ حالانکہ اسے شائع ہوئے ایک عرصہ گذر چکا ہے۔ اور آریہ بھی اس بات سے ناواقف نہیں ہیں۔ کیونکہ اس کے اعلان متعدد اخبارات میں ہوتے رہے ہیں۔ اگر وہ کتاب ایسی ہی تھی۔ جیسی کہ اب بیان کی جا رہی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ آریہ اسوقت تک بالکل خاموش رہے۔ جب تک "رنگیلا رسول" کو گورنمنٹ نے ضبط کر کے مقدمہ نہ چلا دیا۔ پھر اگر اس کتاب میں غلط اور بے جا طور پر ان کی دل آزاری کی گئی تھی۔ تو کیا وجہ ہے۔ جب ان کی دل آزاری ہوئی تھی۔ اس وقت ایک چیخ بھی ان کے منہ سے نہ نکلی۔ اس وقت ان کا خاموش رہنا۔ اور اب اپنی ایک گندی کتاب کے ضبطی کے موقعہ پر چلانا بتاتا ہے۔ کہ یہ محض بناوٹ ہے۔ جس میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے اور بات بھی یہی ہے۔ کیونکہ "انیسویں صدی کا مہرشی" کتاب میں جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ نہایت معقولیت اور متانت کے ساتھ لکھا گیا ہے جس کی بنا آریہ سماج کی مستند کتب کے حوالوں پر ہے۔ نہ کہ ایسی کتابوں پر جنہیں آریہ صاحبان تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوں ؛

آریہ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں۔ کہ کسی کتاب کے متعلق گورنمنٹ کو توجہ دلانا وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اور یہی وجہ "انیسویں صدی کے مہرشی" کے متعلق کچھ نہ لکھنے کی بیان کرتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف شور بھی مچا رہے ہیں۔ اور بار بار کہہ رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ اس کتاب کو کیوں نہیں ضبط کرتی۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ آریہ صرف اپنے گندے لٹریچر کو گورنمنٹ کی گرفت سے آزاد کرانا چاہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے "انیسویں صدی کے مہرشی" کے خلاف لکھ رہے ہیں۔ ورنہ در اصل اس کتاب کے متعلق نہ انہیں کوئی شکایت تھی۔ نہ ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ امید ہے۔ گورنمنٹ آریوں کے اس قسم کے شور و شر سے ان کے باقی گندے لٹریچر کو جو اسلام کے خلاف بانی آریہ سماج کے وقت سے لے کر اب تک شائع ہو رہا ہے۔ اور جس کے خلاف شروع سے آواز اٹھائی جا رہی ہے۔ نظر انداز نہ کر دیگی۔ بلکہ اس فتنہ انگیزی کے سامان کا پورے طور پر قلع قمع کر دیگی ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ جمعہ

دوسروں کو برائیوں سے روکو اور اپنی اصلاح کرو

از مولانا مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ

فرمودہ ۱۸ر جولائی سنہ ۲۴ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

احکام اسلام کی دو قسمیں

اسلام کے تمام احکام دو حصوں پر تقسیم ہیں۔ ایک وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کے متعلق ہیں۔ مثلاً اس کی عبادت کرنا۔ دوسرے وہ جو مخلوق خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی لوگوں کی ہمدردی کرنا۔ ان دونوں قسموں سے کوئی حکم باہر نہیں۔ اور یہ دو پَر ہیں۔ جن سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف پرواز کرتا ہے۔ یا دو پاؤں ہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ کی طرف چلا جاتا ہے۔ مخلوق کی ہمدردی میں سے ایک اہم بات یہ ہے کہ انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔ اسلام نے تمام انسانوں کے لئے فرض ٹھیرایا ہے۔ کہ ہر ایک آدمی دوسروں کو اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے روکے۔ اسلام نے اس پر جس قدر زور دیا ہے۔ کہ میں نہیں سمجھتا۔ کسی اور مسئلہ پر اتنا زور دیا ہو۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:- وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (۹-۷۲) حقیقی مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے کے مددگار ہوتے ہیں۔ وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہیں۔ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ ان پر ضرور رحم کریگا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

اس آیت میں ہم مرد اور عورتوں کو حکم ہے۔ کہ لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیں۔ غلطی سے متنبہ کریں۔ پھر اس بات کو اس قدر اہمیت دی ہے۔ کہ ایک جگہ قرآن شریف میں جہاں خدا تعالیٰ تمام انبیاء کی تعریفیں کرتا ہے۔ وہاں حضرت اسمٰعیلؑ کے متعلق فرماتا ہے۔ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ (۱۹-۵۶) یعنے وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور روزے کا حکم دیا کرتے تھے۔ جب انبیاء کے فضائل کا ذکر ہو رہا ہے۔ اور ہر نبی کی خاص خصوصیات بیان کی جارہی ہیں۔ تو اس جگہ ایک نبی کی یہ خصوصیت بیان کی ہے۔ کہ وہ اپنے اہل کو نماز روزے کا حکم دیا کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ اور گویا جو اس پر عمل کرتا ہے۔ وہ نبی کا کام کرتا ہے۔

ایک جماعت تبلیغ کے لئے وقف ہو

پھر اسلام نے صرف یہ ہی نہیں کہا۔ بلکہ حکم دیا ہے کہ ایک جماعت تم میں ایسی ہو۔ کہ اس کا فرض ہی یہ ہو۔ کہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور برائی سے روکے جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۳-۱۰۰) وہ ایسی جماعت ہو۔ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں اپنی زندگی وقف کر دے اس کا یہ کام ضائع نہ جائیگا۔ بلکہ وہ کامیاب ہو جائیگی۔

دوسروں کو بدیوں سے روکنا اپنے آپ کو عذاب سے بچانا ہے

دوسروں کو بدیوں سے روکنے کو خدا تعالیٰ نے صرف نیکی کے طور پر نہیں فرمایا بلکہ ڈرایا ہے کہ جو اس میں کمی کریگا اس کے لئے اس کے دوسرے اعمال بھی مفید نہ ہونگے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:- وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً (۸-۲۵) اس فتنہ سے بچو۔ جو صرف ظالموں کو نہیں پہنچیگا۔ بلکہ عام ہوگا۔ یعنی جو لوگ ان کو برائیوں سے نہیں روکینگے۔ وہ بھی اس میں گرفتار ہو جائینگے۔ پھر خدا تعالیٰ قرآن شریف میں ایک بستی کا ذکر فرماتا ہے جو سمندر کے کنارے آباد تھی۔ اور اس میں رہنے والوں کا گذارہ مچھلیوں پر تھا۔ خدا تعالیٰ نے انکو سبت کے دن مچھلیوں کے شکار کرنے سے منع فرمایا تھا جیسا کہ جانوروں میں شعور ہوتا ہے۔ مچھلیاں یہ محسوس کر کے کہ انکو اس دن کوئی نہیں پکڑیگا۔ کنارے کے قریب آجاتی تھیں۔ یہودی شکار تو سبت والے دن نہ کرتے لیکن اس دن بند لگا دیتے۔ اور مچھلیاں بند کی وجہ سے رک جاتیں جنہیں دوسرے دن پکڑ لیتے۔ ایک جماعت نے انکو اس سے منع کیا۔ اور کہا کہ تم خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہو لیکن ایک جماعت ایسی بھی تھی جس نے کہا کہ انکو سمجھانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو ہلاک ہی ہونگے۔ لیکن جب عذاب آیا۔ تو نصیحت کرنے والے تو بچ گئے۔ اور باقی سب ہلاک ہو گئے۔

برائیوں سے نہ روکنے کی وجہ سے لعنت

پھر ایک جگہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:- لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (سورہ مائدہ ۱۶۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہما السلام نے بنی اسرائیل کے کافروں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور یہ لعنت بلا وجہ نہیں۔ بلکہ اس لئے تھی۔ کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو بدی سے نہ روکتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا۔ کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسا کام ہے۔ کہ جس کے نہ کرنے کی وجہ سے وہ لعنت کے مستحق ٹھہرے۔ پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم خود بھی بدیوں سے بچیں۔ اور دوسروں کو بھی بدیوں سے بچائیں۔

ایک مثال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی مثال ایک کشتی سے دی ہے۔ جس کے دو حصے ہوں۔ فرمایا ایسی کشتی کے متعلق بیٹھنے والوں میں جھگڑا ہو گیا کہ کون کس حصہ میں بیٹھے اس پر قرعہ ڈالا گیا جس سے بعض کے حصہ میں کشتی کا نیچے کا حصہ آیا۔ اور بعض کے حصہ میں اوپر کا۔ نیچے والے جب پانی لینے کے لئے اوپر جاتے۔ تو اوپر والوں کو تکلیف ہوتی۔ وہ شکایت کرتے کہ تم اوپر کیوں پانی لینے آتے ہو۔ اس پر نیچے والوں نے پانی لینے کی خاطر نیچے سوراخ کرنا چاہا۔ اگر دوسرے انکو سوراخ کرنے سے نہ روکیں۔ تو نتیجہ سب کی تباہی ہوگی اس سے معلوم ہوا۔ کہ دوسرے کو بدی سے روکنے سے اپنا بھی فائدہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر کوئی تم میں سے برائی کو دیکھے۔ تو اس کو ہاتھ سے مٹائے۔ اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت نہ ہو۔ تو زبان سے روکے۔ اور اگر زبان سے بھی نہ روک سکے۔ تو دل میں برا سمجھے۔ اور یہ کمزور ایمان ہے۔

برائی سے روکنے کا طریق کیسا ہو

مگر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ برائی سے روکنے کا طریق ایسا ہو جو دوسرے کو برا نہ لگے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ۔ (۱۶-۱۲۶) یعنی حکمت سے خدا کے راستہ کی طرف بلاؤ۔ ناپسندیدہ طریق سے نہ بلاؤ۔ اگر یہ طریق اختیار کیا جائے۔ تو اکثر اوقات وہ جسکو سمجھایا جائے۔ ضد میں آکر برائی میں اور زیادہ پختہ ہو جاتا ہے جیسا کہ حضرت خلیفہ اولؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ انہیں ایک ڈاکٹر فضل الدین بھیرہ کے مولوی عبدالکریم صاحب کے ساتھ جموں ملنے گئے۔ ابھی مکان پر پہنچے ہی تھے۔ کہ مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی نے ڈاکٹر صاحب کے ٹخنہ پر اپنی سوٹی لگا کر کہا۔ ٹخنوں سے نیچے پاجامہ رکھنا منع ہے۔ یہ بات ڈاکٹر صاحب کو بہت بری معلوم ہوئی۔ اور وہ ناراض ہو کر واپس چلے آئے۔ اس مثال سے معلوم ہو سکتا ہے کہ سمجھانے کے لئے نامناسب طریق کوئی مفید نتیجہ نہیں پیدا کرتا۔ پس دوسروں کو کسی نا جائز امر سے حکمت کے ساتھ روکنا چاہیئے۔

اپنی اصلاح

اسکے ساتھ ہی میں یہ بات بھی کہنی چاہتا ہوں کہ ہم دوسروں کو نیکیوں کا تب حکم دے سکتے ہیں۔ جب پہلے خود عمل کریں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:- اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ (۲-۴۵) کیا تم دوسروں کو نیکیوں کا حکم دیتے ہو۔ اور اپنے نفس کو بھول جاتے ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ عید اضحی

حقیقی قربانیوں کا زمانہ

ازمولانا مولوی شیر علی صاحب امیر جماعت احمدیہ

فرمودہ ۱۴ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء

سُورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

مسیح موعود کا زمانہ اور قربانی

جیسا کہ آج کا دن قربانیوں کا دن ہے۔ ویسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ بھی قربانیوں کا زمانہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کے زمانہ کو عید اضحی کے دن سے مشابہ قرار دیا ہے۔ پس جس طرح ہم ظاہری طور پر عید کے دن قربانی کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم کو اپنے نفسوں کی اس زمانہ میں قربانی کرنی چاہیئے۔ پھر اس عید اضحی کو ہمارے سلسلہ کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔ کیونکہ اس دن خدا تعالیٰ نے سلسلہ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر کیا تھا۔ اور جب تک یہ عید آتی رہیگی۔ اس نشان کو بھی ظاہر کرتی رہے گی۔

ایک عظیم الشان نشان

وہ نشان آج سے ۲۵ برس پہلے دکھایا گیا تھا جس کے دیکھنے والے اس مجمع میں بھی کئی لوگ ہونگے۔ وہ نشان یہ تھا کہ حضرت مسیح موعود نے عرفہ کے دن صبح کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح اول مولوی نورالدین صاحبؓ کو ایک رقعہ لکھا۔ جس میں لکھا کہ میں آج کا دن دعا کے لئے وقف کروں گا۔ جو دوست یہاں موجود ہیں۔ ان کے نام اور پتوں سے مجھے اطلاع دیں۔ حضرت مولوی صاحب نے مدرسہ احمدیہ میں دوستوں کو اکٹھا کیا اور حضرت صاحب کے منشاء سے اطلاع دی۔ اور ایک ناموں کی فہرست تیار کر کے آپ کے پاس بھیجدی۔ آپ اپنے گھر کے ایک کمرہ میں داخل ہو گئے۔ اور دعا کی۔ آپ تمام دن اور تمام رات دُعا کرتے رہے۔ اور اسی طرح اپنے آپ کو دعا کے لئے وقف کر دیا۔ جس طرح کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنے آپ کو طور پر وقف کر دیا تھا۔ آپ کو بتایا گیا کہ آپ عربی میں خطبہ پڑھیں گے۔ اسپر آپ نے مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو فرمایا کہ تم اس خطبہ کو لکھنا۔

عید کے دن آپ نے پہلے اُردو کا خطبہ پڑھا۔ پھر اس کے بعد عربی کا خطبہ پڑھا۔ اسوقت مفتی محمد صادق صاحب بھی خطبہ لکھتے تھے۔ وہ عربی خطبہ خدا تعالیٰ کا کلام تھا۔ جو حضرت مسیح موعود پر نازل ہوا۔ اور خطبہ الہامیہ کے شروع میں درج ہے۔ جسے پڑھ کر معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کا کلام نہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ کیونکہ اس کے آگے آپ نے خود عربی عبارت لکھی ہے۔ آپ ان دونوں کلاموں کا مقابلہ کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ پہلے حصہ اور پچھلے حصہ میں کتنا فرق ہے۔ پہلے حصہ کا طرز اور اس کے فقرات اور شان رکھتے ہیں۔ اور جو آپ نے لکھا ہے۔ اس کے اور طرز کے ہیں۔ یہ حضرت مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ جو عید کے دن ظاہر ہوا۔ اور یہ عید ہمیں اس کی یاد دلاتی ہے

حقیقی قربانی

علاوہ ازیں اس عید میں اور بھی نشان ہیں اور یہ ہمیں حقیقی قربانی کی طرف توجہ دلاتی ہے اور بتاتی ہے کہ اپنے نفس کی قربانی کرو۔ یعنی باطن کی اصلاح کرو جو اصل قربانی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ قربانی کے متعلق قرآن شریف میں فرماتا ہو:- لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ - کہ خدا کو تمہارے جانوروں کی قربانی کا خون اور گوشت نہیں پہنچتا بلکہ ایک اور چیز پہنچتی ہے۔ جو تقویٰ ہے۔ اگر تمہاری قربانی میں یہ جوہر شامل ہو۔ تب وہ قابل قبول ہو سکتی ہے۔ قربانی کے لفظ ہی میں اس امر کو رکھ دیا گیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اس کے لئے نسیکہ کا لفظ لایا گیا ہے۔ جس کے معنے عربی زبان میں طاعت اور عبادت کے ہیں۔ اور لفظ نسک ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی بولا جاتا ہے۔ جن کا ذبح مشروع ہے۔ اور یہ اشتراک دلالت کرتا ہے کہ حقیقی قربانی تقوی اللہ اختیار کرنا۔ اور اپنے نفس کو انقطاع کی چھُری کے ساتھ ذبح کرنا ہے۔ پس جب ظاہری قربانی کے ساتھ اپنے مال اور نفس کو بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہو گے۔ تب تمہاری یہ قربانی قبول ہو گی۔ ورنہ اگر تم اپنے نفسوں اور مالوں کو قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہو گے۔ تو تمہاری قربانی قبول نہیں کی جائیگی ؂

ہر قربانی قبول نہیں ہوتی

دیکھو ہر قربانی قبول نہیں کی جاتی۔ صرف وہی قبول کی جاتی ہے۔ جس کے ساتھ تقویٰ ہو۔ قرآن کریم میں حضرت آدم کے دو بیٹوں کی قربانی کا ذکر ہے۔ کہ ان میں سے ایک کی قربانی تو قبول ہو گئی۔ اور دوسرے کی نہ ہوئی۔ جس کی نہ ہوئی اس نے دوسرے سے کہا۔ میں تجھ کو قتل کرتا ہوں۔ اس نے کہا۔ کیا اس طرح تیری قربانی قبول ہو جائیگی۔ قربانی کے لئے تو تقوے کی شرط ہے۔ اور تم مجھے قتل کرنا چاہتا ہے۔

پس چونکہ قربانی تقویٰ کے ساتھ قبول ہوتی ہے۔ اس لئے جو لوگ دین کے لئے کچھ قربانی کریں۔ انکو اسپر گھمنڈ نہ کرنا چاہیئے کہ ہم نے اتنی قربانی کی ہے۔ اور اتنا مال خدا کے راستہ میں دیا ہے۔ دیکھو ہم میں کچھ لوگ تھے جنھوں نے قربانی کی۔ اور پھر اس پر فخر کیا کہ ہم نے یہ کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کو ان کے منہ پر مارا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو کسی کی قربانی کی پروا نہیں ہے۔ پس قربانی کے لئے تقویٰ ضروری ہے۔ اور غیر مذاہب میں قربانی کی یہ حقیقت یعنی تقویٰ نہیں۔ اور نہ وہ لوگ اس سے واقف ہیں۔ حتیٰ کہ مسلمان بھی اس سے ناواقف ہو چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود نے آکر اصل اسلام پیش کیا اور قربانی کی حقیقت بتائی ہے۔

قربانی کا ایک تاریخی واقعہ

قربانی کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے ایک تاریخی واقعہ کی طرف بھی قرآن شریف نے توجہ دلائی ہے۔ اور وہ واقعہ حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو ایک لڑکا بڑھاپے میں دیا۔ اور جب اسکی اتنی عمر ہو گئی کہ وہ باپ کے ساتھ دوڑنے لگا۔ تو باپ نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھ کو ذبح کر رہا ہوں۔ باپ کے اس کہنے پر بچہ کہتا ہے کہ تو وہی کر۔ جو خدا نے تجھ کو حکم دیا ہے۔ میں اسے بخوشی برداشت کرونگا۔ قریب تھا کہ باپ اُسے ذبح کر دے۔ کیونکہ ذبح کرنے کے لئے زمین پر لٹا دیا تھا۔ کہ خدا نے کہا کہ تو نے اپنی رویا کو پورا کر دیا۔ اس کے بعد حضرت ابراہیم کو خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ بیٹے کی قربانی دیدے۔

اس عید پر جو قربانی دیجاتی ہے۔ وہ اس قربانی کی یادگار ہے ہمیں اس کی حقیقت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ دیکھو بوڑھا باپ جو اولاد نہیں رکھتا۔ اپنے اکلوتے بیٹے کو خدا کے لئے ذبح کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ ادھر بچہ جس کی چھوٹی عمر ہے۔ خدا کی خاطر ذبح ہونے کو آمادہ ہو جاتا ہے۔ یہ ہے اصل اور حقیقی قربانی۔ پس جس طرح حضرت ابراہیمؑ بڑوں کے لئے نمونہ ہیں حضرت اسمٰعیلؑ بچوں کے لئے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس واقعہ کو یاد رکھیں۔ اور خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی خواہشوں اور حتیٰ کہ جانوں کو بھی قربان کر دیں۔ چونکہ یہ قربانیوں کا زمانہ ہے اس لئے قربانی کرو۔ خدا ہم سب کو توفیق دے کہ ہم مالوں۔ جانوں اور نفسوں کی قربانی کر سکیں۔ اور اخلاق فاضلہ دکھائیں تاکہ لوگ سمجھیں کہ حضرت مسیح موعود نے ایسی اعلیٰ درجہ کی جماعت تیار کی ہے۔ اور اسکو ایک معجزہ خیال کریں۔ ہم دُنیا کے سامنے ذبیحہ کی طرح پیش ہوں کہ وہ سختی کریں۔ اور ہم برداشت کریں۔

اسلام اور عیسائیت

جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے بتقریب جلسہ سالانہ انجمن اسلامیہ سرگودہا ۲۱ جولائی بوقت ۱۰ بجے شب کمپنی باغ سرگودہ میں قریباً دو ہزار کے مجمع میں ایک لیکچر دیا۔ جو نہایت شوق اور دلچسپی سے سنا گیا۔ اس کا خلاصہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے لکھا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

میں نے غیر ممالک میں بہت عرصہ گذارا۔ میرے وہاں جانے کی غرض کوئی ڈگری نہ تھی۔ بلکہ اصلی غرض اشاعت اسلام تھی۔ وہاں مجھے کئی ڈگریاں دی گئیں۔ مگر مجھے ان کی کوئی خوشی نہیں۔ مجھے جو کچھ حاصل ہوا۔ یہ خاص عرفان تھا اور مجھے کامل یقین ہو گیا۔ کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے۔ سچا مذہب وہ ہے۔ جس پر انسان عمل کر سکے۔ جس مذہب پر عمل کرنا ناممکن ہو۔ وہ نہ سچا مذہب ہو سکتا ہے۔ نہ ہی وہ عالمگیر ہو سکتا ہے انجیل کہتی ہے۔ اگر تیری ایک گال پر کوئی تھپیڑ مارے۔ تو دوسری بھی آگے کر دے۔ تو دشمن کا مقابلہ نہ کر۔ یہ ایسا حکم ہے۔ جس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اگر قابل عمل ہوتا۔ تو جس وقت جرمن نے بلجیم پر حملہ کیا تھا۔ اتحادیوں کو چاہئے تھا۔ کہ فرانس بھی اس کے حوالے کر دیتے۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ معلوم ہوا کہ عیسوی مذہب سچا نہیں۔ دین اسلام ہی ایسا مذہب ہے۔ جس پر چل کر کوئی قوم زندہ رہ سکتی ہے۔

میں یہ نہیں کہتا۔ کہ عیسائیت خدا کی طرف سے نہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ موجودہ زمانے کے لئے نہیں۔ یہ اس زمانے کے لئے تھی۔ جس میں وہ نازل ہوئی۔ اور یہ مذہب اس قوم کے لئے تھا۔ جس کی طرف عیسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے۔

بدی سے روکنا قانون کا کام نہیں۔ بلکہ مذہب کا کام ہے۔ امریکہ میں شراب بنانا۔ فروخت کرنا اور پینا قانوناً منع ہے مگر لوگ پھر بھی پیتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلعم کے زمانہ میں عرب کی بھی یہی حالت تھی۔ لوگ کثرت سے شراب پیتے تھے۔ بلکہ فخریہ پیتے تھے۔ لیکن خدا کی طرف سے حکم آیا۔ کہ شراب حرام ہے۔ تو مسلمانوں نے فوراً اس کو ترک کر دیا۔ اور مٹکے شراب کے الٹ دیئے۔ اس کے بعد شراب پینا بالکل بند ہو گیا۔ دین اسلام کی حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کا جُوا اپنی گردن پر رکھ دینا۔ یہ حقیقت ہر روز پانچ دفعہ نماز میں سکھائی جاتی ہے۔ نماز میں پہلے کانوں پر ہاتھ لگایا جاتا ہے اس سے مراد یہ ہوتی ہے۔ کہ انسان دنیوی خیالات اور دنیوی تعلقات سے بیزار ہو کر خدا کی طرف جا رہا ہے۔ اور دنیا سے تعلقات قطع کر لیتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نماز میں کام کاج کرنا یا بولنا منع ہے۔ دوسروں کی عبادت میں یہ بات نہیں۔ گرجوں میں جا کر دیکھو۔ ایک طرف پادری دعا مانگ رہا ہے۔ دوسری طرف مرد اور عورتیں ایک دوسرے کی طرف اشارے کرنے میں مشغول ہیں:

پھر اسلام کہتا ہے۔ ایک گنہگار بھی خدا کے حضور پہنچ سکتا ہے۔ کیونکہ خدا گناہ بخشنے والا ہے۔ بعض لوگ ناامید ہو جاتے ہیں۔ کہ ہم تو بہت گنہگار ہیں۔ ہماری بات خدا کہاں سنتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر کبھی کوئی [illegible] پہاڑ کے برابر بھی [illegible] ایک لفظ میں بخش سکتا ہوں اور یہ بخشش عدل کے خلاف نہیں۔ عدل کے معنے ہیں۔ جرم کی سزا حد سے زیادہ نہ دینا۔ اور نیکی کی جزا کم نہ دینا۔ پس اگر گناہ کی سزا کم کر دی جائے۔ یا بالکل معاف کر دی جائے۔ تو یہ عدل کے خلاف نہ ہوگا۔ بخشش کا مادہ خود انسان میں موجود ہے اگر انسان دوسروں کے گناہ بخش سکتا ہے۔ تو خدا کسی کے گناہ بخش دے۔ تو کونسا نقص لازم آئیگا۔ میں نے ایک دفعہ ایک عیسائی سے کفارہ پر گفتگو کرتے ہوئے پوچھا۔ کہ تمہارا کوئی خادم بھی ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ میں نے پوچھا۔ اس نے کبھی ایسا گناہ بھی کیا ہے۔ جس کو آپ نے بخش دیا ہو۔ اس نے کہا ہاں اس نے میرا پانچ روپیہ کا نقصان کیا تھا۔ جو میں نے بخش دیا۔ میں نے کہا۔ کیا آپ نے معاف کرتے وقت اپنے لڑکے سے کہا تھا کہ تم مجھے [illegible] تاکہ میں اسے بخش دوں۔ کہنے لگا نہیں۔ میں نے کہا۔ تو کفارہ باطل ہوا کہنے لگا میں تو اپنے منہ کی بات سے پکڑا گیا۔ میں نے کہا۔ ہاں پکڑے تو گئے:

جیسے خدا تعالےٰ کی بخشش وسیع ہے۔ ایسے ہی مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے درمیان بخشش کو وسیع کریں۔ اس طرح اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر لڑنے نہ بیٹھیں مسلمانوں میں اتحاد آسان ہے۔ سب لا الٰہ الا اللہ پڑھتے ہیں۔ سب ایک قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ سب کی ایک کتاب ہے۔ دوسرے مذاہب کے فرقوں کو یہ بات نصیب نہیں۔ ولایت میں ایک دفعہ عیسائیوں کے فرقہ رومن کیتھلک نے اپنی انجیل پیش کرنے کیلئے بادشاہ سے درخواست کی۔ بادشاہ نے اپنے فرقہ پروٹسٹنٹ کے پادریوں سے اس بارے میں مشورہ لیا۔ اور اس کے مشورہ پر بادشاہ سلامت نے رومن کیتھلک والی انجیل کا تحفہ لینے سے انکار کر دیا۔ یہ خبر جب ہندوستان میں پہنچی۔ تو میں نے دونوں فرقوں کی انجیلوں کے نسخے منگا کر دیکھے۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق تھا۔ ایک فرقے نے قریباً بارہ باب اپنی طرف سے شامل کئے ہوئے ہیں۔ یہی حال تورات کا ہے۔ تو اسلام کے سوا باقی سب دین غیر محفوظ ہیں۔ صرف اسلام ہی محفوظ دین ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ اشاعت اسلام کریں۔ صحابہ کرام تبلیغ کیلئے نکلتے تھے۔ تو دنیا ان کے پیچھے پڑتی تھی۔ اب بھی مسلمان صرف دین کے ذریعہ دنیا کو حاصل کر سکتے ہیں

دین اسلام عقل کے مطابق ہے۔ اس کے مقابل پر آپ عیسائیت پر غور کریں۔ عیسائیت بھی [illegible] کے ایک ہے۔ کیا اسکو خدا تین ہیں۔ اور [illegible] عقل [illegible] سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ میں ایک دفعہ ولایت میں ایک کتب خانہ میں گیا۔ جو تثلیث کے نام پر نامزد تھا۔ میں نے اندر جا کر مالک سے دریافت کیا۔ تثلیث کا کیا مطلب ہے۔ اس وقت مفصلہ ذیل گفتگو ہوئی۔

عیسائی۔ تثلیث کے معنے ہیں۔ باپ۔ بیٹا۔ روح القدس۔

صادق۔ تو آپ تین خدا مانتے ہیں:

عیسائی۔ نہیں تینوں ایک ہی ہیں:

صادق۔ (ایک کتاب اٹھا کر کہ [illegible] تین شلنگ قیمت لکھی تھی پوچھا) اس کی کیا قیمت ہے؟

عیسائی۔ تھری شلنگ

صادق۔ (جیب سے ایک شلنگ نکال کر) لیجئے:

عیسائی۔ یہ ایک ہے۔ میں نے تین شلنگ مانگے ہیں:

صادق۔ آپ نے خود کہا ہے۔ کہ ایک تین کے برابر اور تین ایک کے برابر ہوتا ہے۔

عیسائی۔ کاروباری دنیا میں یہ اصول درست نہیں۔

اسلام [illegible] نبوت یہ بھی ہے۔ کہ قرآن کی حفاظت ہو رہی ہے۔ اسلام میں کئی فرقے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے مخالف بھی ہیں۔ مگر کسی فرقے کا قرآن اٹھا کر دیکھو۔ کسی میں حرف تک کا فرق نہیں۔ مگر باقی کتب آسمانی مثلاً انجیل و توریت تحریف سے محفوظ نہیں۔ ملاحظہ ہو کتاب استثنا کا آخری باب $\frac{34}{5-10}$ لکھا ہے۔

"سو خداوند کا بندہ موسیٰ مر گیا۔ اور بیت فغفور کی ایک وادی کے کنارے گاڑا گیا۔ پر آج کے دن تک کوئی اس کی قبر کو نہیں جانتا۔ اور موسیٰ کی عمر مرنے کے وقت ۱۲۰ سال کی تھی"

استثنا تورات کا ایک حصہ ہے۔ جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوا۔ اب موسیٰ کی موت اور دفن کا ذکر ثابت کرتا ہے۔ کہ یہ آیت بعد میں ملائی گئی ہے۔ پھر اسلام کی صداقت کی یہ بھی دلیل ہے۔ کہ قرآن مجید کی پیشگوئیاں آج تک پوری ہو رہی ہیں۔ قرآن مجید نے ۱۳۰۰ سال قبل بتایا۔ کہ خدا کا وعدہ فرعون کی نسبت یہ ہے۔ کہ اس کا جسم بچایا جائیگا۔ چنانچہ فرعون کا جسم حال کے زمانہ میں برآمد ہوا۔ ایسے ہی انجیل میں حضرت نبی کریم کا حلیہ موجود ہے۔

اشتہارات

قابل قدر جرمن ادویہ

نیورالیستھین موتی

صرف ایک شہر سے دو سو بوتل ماہوار کے آرڈر

نیورالیستھین موتیوں کا اشتہار آپ الفضل میں پڑھتے رہے ہیں۔ چار مہینے میں ان کی شہرت ہندوستان میں اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ چاروں طرف سے آرڈر چلے آ رہے ہیں۔ پچھلے ماہ تین سو بوتل وصول ہوئی تھیں۔ وہ دس دن میں لگ گئیں۔ پھر بذریعہ تار ایک ہزار بوتل کا اور ہمیں آرڈر دینا پڑا۔ اور اس وقت تین سو بوتل کے آرڈر قابل تعمیل پڑے ہیں۔ اور پانچ سو بوتل ہر ماہ بھیجے جانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ بلکہ امید نہیں ہے۔ کہ یہ کافی ہوں۔ چونکہ [illegible] ہے [illegible] دیر تک انتظار نہ کرنا پڑے۔ کیونکہ ہم سب سے پہلے پہلی درخواستوں کی تعمیل کرتے ہیں۔ نیورالیستھین موتی گرمی میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ بلکہ گرمی کے کمزور کر دینے والے اثر کو دور کر دیتے ہیں۔ ہاں دوائی کی خوراک نصف کر دینا چاہیئے۔ ان موتیوں کی تاثیر کے نئے نئے انکشاف ہو رہے ہیں۔ ایک صاحب جو مرض حنازیر سے سخت دبلے ہو گئے تھے۔ لکھتے ہیں۔ میں نے دس دن میں ایک سیر وزن حاصل کیا ہے۔ ایک وکیل صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ کام کرتے وقت ان کو بے ہوشی کی سی حالت ہو جاتی تھی۔ اب وہ خوب کام کرتے ہیں۔ اور اپنے دوستوں میں موتیوں کی شہرت کا باعث ہیں۔ ایک سب انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں۔ دو شیشیاں طلب کی تھیں۔ دوستوں ہی نے بانٹ لیں۔ جلد اور دو بوتلیں ارسال کریں۔ ایک جگہ ایک انگریز رئیس نے ان کا استعمال کیا۔ اب ان کی کوشش سے دو سو بوتل ماہوار کا آرڈر ہمیں موصول ہوا ہے۔ یہ موتی بے خوابی۔ کمزوری حافظہ کی کمی۔ ذیابیطس۔ دبلاپن۔ سل کی ابتدائی حالت۔ رگوں کے موٹے ہو جانے۔ اعصاب کی کمزوری۔ دل کی دھڑکن۔ ہاضمہ کی خرابی۔ دودھ پلانے والی ماں کے کمزور بچے اور بڑھاپے کے اثرات کیلئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ایک بوتل للعہ تین بوتل عـــہ

ہاضمہ کا نمک

یہ نمک قبض۔ اسہال۔ خون کی خرابی۔ جوڑوں کی درد۔ بخار۔ پرانے نزلہ۔ گردہ۔ سوئے ہضمی۔ سستی کے لئے ازبس مفید ہے۔ کئی ہسپتالوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور تمام یورپ اور امریکہ میں مشہور ہے۔ اس کا نام ایچ۔ بی۔ ڈی سالٹ ہے۔ اور قیمت فی بوتل ایک روپیہ ۸ ر (عہ)

آسی کیلسین عــ ۱ و ۲

مرض اٹھرا کا مجرب علاج

بعض عورتیں ایام حمل میں بیمار رہتی ہیں۔ اور ان کے بچے چھوٹے چھوٹے فوت ہو جاتے ہیں۔ امریکہ اور آسٹریا میں ایک لمبے تجربہ کے بعد معلوم کیا گیا ہے۔ کہ ان کا سبب ماؤں کے جسم میں کیلشیم سالٹس کی کمی ہے۔ چنانچہ بیس سال کے تجربہ کے بعد جو جانوروں اور انسانوں پر کیا گیا ہے۔ آسی کیلسین دوا ایجاد کی گئی ہے۔

آسی کیلسین عـــ ۱ ان ماؤں کیلئے جو ایام حمل میں بیمار رہتی ہیں۔ یا ان کے بچے کمزور پیدا ہوتے ہیں

آسی کیلسین عـــ ۲ ان بچوں کے لئے جو کمزور پیدا ہوتے ہیں۔ یا بعد پیدائش کے بیمار رہتے ہیں یا جن کے بھائی بہن بچپن میں مر جاتے ہیں۔ قیمت نمبر ا ســـ نمبر ۲ ســـ فی بکس

کائی کلوریکم زخمی مسوڑوں اور دانت اور منہ کی امراض کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی ٹیوب ۱۰ ر

ڈوسن ڈانٹ منہ اور دانتوں کو صاف رکھنے اور بیماری کے روک تھام کرنیکے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱۰ ر

نیزاڈور نزلہ روکنے کا آلہ۔ اسے دن میں تین دفعہ سونگھنے سے پہلے نزلہ کے بار بار کے دورے اللہ تعالےٰ کے فضل سے رک جاتے ہیں۔ قیمت ۱۰ ر

یوری کیلسین جوڑوں کے درد اور گٹھیا کا نہایت مجرب علاج۔ قیمت سے ر

ملیریا کا حقیقی علاج بعض لوگ کونین کو ملیریا کا علاج سمجھتے ہیں۔ حالانکہ علاج وہ ہے۔ جو ملیریا کو روکے۔ ملیریا مچھر سے پیدا ہوتا ہے۔ ملیریا کا علاج وہ دوا ہے۔ جو مچھر کو دور کرے اور اس کے زہر کو فوراً رفع کرے۔ ہماری دوا ماسکیٹوڈل رات کو منہ اور پاؤں پر چار پانچ رتی مل لینے سے مچھر نزدیک نہیں آتا۔ اور کسی وقت دوڑ کر حملہ بھی کرے۔ تو اس کے زہر کا یہ دوا وہیں ازالہ کر دیتی ہے ملیریا کا اس سے بہتر علاج کوئی نہیں۔

قیمت فی ٹیوب عہ ر

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان

ضلع گورداسپور

ایک مکان بنا بنایا ملتا ہے

ایک مکان جس کا نقشہ ذیل میں دیا جاتا ہے قابل فروخت ہے۔ مکان ۱۰ مرلہ میں ہے۔ شمال اور غرب کی طرف ۲۰-۲۰ فیٹ سڑک ہے۔ مالک مکان نے اپنے رہنے کی غرض سے تیار کروایا تھا لیکن بعض اہم مجبوریوں کی وجہ سے فروخت کیا جاتا ہے۔ قیمت صرف پانچ ہزار روپیہ ہے۔ محلہ دارالرحمت میں واقع ہے۔ سٹور احمدیہ کے نزدیک ہے۔ خواہشمند احباب جلدی اطلاع دیویں۔

نقشہ مکان

شمال

کوٹھڑی	بیٹھک	ڈیوڑھی
کوٹھڑی	صحن	نلکا
پاخانہ		
سٹور	برآمدہ	
کوٹھڑی	دالان	کوٹھڑی

(نوٹ) کوٹھڑیاں قریباً ۱۱×۹ فٹ اور دالان و بیٹھک ۱۷×۱۱ فٹ اور برآمدہ ۲۶×۹ فٹ اندرون دیوار ہیں۔ باقی صحن ہے۔

(غ۔ بذریعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قادیان)

قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ محض خدا ہی کے فضل و کرم سے اب میں اپنی تجارت کو اپنے پیروں پر قائم ہوتی ہوئی پاتا ہوں اور اللہ پاک کی ذات سے قوی امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ بعض بقیہ کمزوریاں بھی دور کر دیگا۔ کیونکہ مجھ کو اللہ تعالےٰ پر پورا بھروسہ ہے۔ احباب کی اطلاع کیلئے عرض ہے۔ بعض رسائل ختم شدہ کو دوبارہ طبع کرا کر شائع کیا گیا ہے۔ قبولیت دعا کے طریق ۲ر فرائض مستورات ۲ر نماز مترجم ۱ر پنج ارکان اسلام ۱ر سلسلہ دینیہ ہر دو حصہ سہ ر جملہ کتب ملنے کا پتہ۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان۔

جواہرات کی بارش

مجمہ قرآن پاک سے گورمکھی ترجمہ کیلئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ کتابیں صرف چندروز کے واسطے حسب ذیل معرکۃ الآراء الکتب کا سٹاک جس نے آریہ سماج کی چولیں ہلادیں نصف قیمت یعنی ۸ پیسہ کی بجائے ہے۔ افراد محصولڈاک ۱۲ کل ہے کو ملیگا۔ ہندو دھرم کی حقیقت۔ آریہ مذہب کی حقیقت۔ پروفیسر رام دیو کا جواب۔ ہندو دھرم دستور۔ قضیہ گائے۔ وید و قربانی۔ قرآن مجید اور وید۔ بابا نانک کا مذہب۔ ست اوپدیش۔ سکھو انزانہ۔ اذان کا گورمکھی ترجمہ۔ گوروکی بانی۔ ہندو مسلمانوں کے احسان سکھوں پر۔ سکھوں سے مباحثہ فطری

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بنایا ہوا ہے۔ جو امراض شکم خاصکر قبض کیلئے بہت مفید ہے۔ آپ نے فرمایا۔ یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ آپ کے والد صاحب مرحوم نے اس نسخہ کو ستر برس کی عمر تک استعمال کیا۔ اور قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے بہت مفید پایا۔ اسلئے کم از کم اسکی یکصد گولیاں احباب کے پاس ضرور ہونی چاہئیں تاکہ ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شام کو سوتے وقت ہمراہ پانی یا دودھ کے ہمراہ استعمال فرمالیں انشاء اللہ شکایت دور ہو جائیگی

لوگ موتیوں کے سرمہ کے شیدا ہیں

اسلئے کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ جلن۔ پھولا جانا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ ۴ علاوہ محصولڈاک تصدیق کیلئے ایک تازہ شہادت ملاحظہ ہو۔ افسر شفاخانہ جات کی شہادت۔ مولانا المکرم میر محمد اسحاق صاحب سابق افسر شفاخانہ جات انگریزی و یونانی قادیان حال سپرنٹنڈنٹ پروفیسر احمدیہ کالج لکھتے ہیں کہ "مجھے ککروں کی شکایت مدت سے تھی۔ رات کو کتاب کے مطالعہ سے خارش۔ جلن۔ پانی بہنا یہ عوارض زور پکڑ جاتے تھے۔ مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب کے سرمہ سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ شیخ صاحب موصوف کو جزاء خیر عطا فرمائے" ملنے کا پتہ:- خیر و نور خانہ موتیوں کا سرمہ۔ دفتر نور۔ نور بلڈنگ قادیان

اکسیر درد کمر

یہ کمر ایسی تکلیف دہ مرض ہے کہ اس کے ہونے سے انسان بیکار ہے۔ تمام کاروبار رہ جاتا ہے۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ لیٹنا۔ چلنا پھرنا دشوار۔ بلکہ تمام آرام کافور ہو جاتا ہے۔ اس مرض کیلئے ہماری اکسیر درد کمر گولیاں نہایت ہی مفید ہیں۔ تھوڑے عرصہ کے استعمال سے درد کمر جوڑوں کا جلد خدا کے فضل سے جاتا رہیگا قیمت ۴۰ گولی ہے۔

عبدالرحمن کاغانی دوا خانہ رحمانی قادیان پنجاب۔

الّٰلھُم حبّب الشافی

جوہر شفاء یعنی نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی۔ خشک یا تر بلغم خون آنا ہو سل کے بیماروں کو خاکر تا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم ڈاکٹر بھی عاجز ہیں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت ہے ایک بکس ... محصولڈاک۔ جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اسکا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔

المشتہر:- دیس عزیز الرحمن قادر بخش انجنیر۔ قادیان

الفضل میں اشتہار دینے کا بہترین موقعہ

الفضل جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن ہے۔ اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اگر آپ ایک تعلیم یافتہ جماعت کے پانچ چھ لاکھ افراد تک اپنا پیغام پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو اس میں اشتہار دیجئے۔ (مینیجر الفضل)

پاکٹ کلید قرآن مع لغات القرآن
صرف و نحو

اس کے متعلق پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ عنقریب شائع ہو جائیگی مگر اب چونکہ اس میں صرف و نحو کا خلاصہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ جو قرآن شریف کے سمجھنے اور حل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے اس کے شائع ہونے میں ہفتہ عشرہ کا توقف ہو گیا ہے۔ جن احباب کی درخواستیں آچکی ہیں۔ وہ محفوظ موجود ہیں۔ اور دوست جلد سے جلد درخواستیں بھیجدیں یہ پاکٹ کلید ایسی نہیں جسکی کسی کو ضرورت نہ ہو۔ قرآن شریف کے الفاظ کا ترجمہ اور پھر ہر لفظ کے حوالجات قرآنی اور پھر صرف و نحو۔ ان چیزوں کی ہر ایک احمدی کو ضرورت ہے احباب کو چاہیئے کہ فی الفور منگالیں۔ یہ ایک ضروری اور کارآمد چیز ہے۔ کیونکہ میرے اندازہ کے مطابق یہ جلد سے جلد نایاب ہو جائیگی۔ اور دوستوں کو دوسرے ایڈیشن کے انتظار کی زحمت اٹھانی پڑیگی۔ قیمت پہلے ۸ مقرر کی تھی۔ مگر اب صرف و نحو کے حصہ کے بڑھ جانیکے باعث ۱۲ کر دی ہے۔ مجلد ہو گی۔

رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب لاہور
مع تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ جو قرآنی پیشگوئی لیظہرہ علی الدین کلہ کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر ہوا۔ چنانچہ اس جلسہ اعظم میں صرف حضرت مسیح موعودؑ کا ہی مضمون دیگر تمام مذاہب کے مضامین سے اعلیٰ اور افضل رہا۔ اس امر کی شہادتیں مخالف اخباروں نے بھی دیں۔ شہادتوں پر ہی کیا موقوف ہے۔ اصل موجود ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعودؑ کی تقریر کے مقابل دوسری تمام تقریریں اس رپورٹ میں من و عن مع پہ ... کے درج ہیں۔ جنکے مطالعہ سے اس معجزہ کی حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ قیمت ۱۲

قول الحق

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی وہ تقریر جو اپریل ۱۹۲۴ء کے جلسہ غیر احمدیان قادیان کے اعتراضوں کے جواب میں فرمائی گئی۔ اب کتابی صورت میں شائع کی گئی ہے۔ قیمت ۳ ر ایک روپیہ کی ۵ عدد۔

پتہ

کتاب گھر قادیان

مختصر ضروری خبریں

۱۷ رجولائی کو ڈبلن میں ڈی ویرا اور آسٹن اسٹیک کی رہائی کا اعلان کر دیا گیا۔ ان کے علاوہ ۱۸ رجولائی کو ہیر پارک کیمپ جہاں حال ہی میں ۷۰ اشخاص قید کئے گئے تھے۔ خالی کر دیا گیا۔ صرف ۳۰ آدمی روک لئے گئے ۔

لنڈن ۱۷ رجولائی۔ مراکو سے اخبار ماطان کو ایک برقی پیام موصول ہوا ہے۔ کہ ریف کے مسلمانوں نے آٹھ سو ہسپانیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور ہسپانیوں کو شکست فاش دی ہے۔

آنریبل چودھری لال چند وزیر زراعت گورنمنٹ پنجاب کا انتخاب برائے کونسل ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ کمشنروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان کے خلاف بھی ووٹ حاصل کرنے کا الزام پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ اس وجہ سے وہ دوبارہ انتخاب کے لئے کھڑے بھی نہیں ہو سکتے۔ ان پر تین ہزار جرمانہ بھی ڈالا گیا ہے۔

زاغلول پاشا وزیر اعظم مصر پر پستول کا وار کیا گیا جس سے وہ زخمی ہو گئے۔ لیکن زخم خطرناک نہیں۔ حملہ آور گرفتار کر لیا گیا۔ اور بھی بہت سی گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ جن میں سے اہم گرفتاری عبدالعزیز شاویش کی ہے۔

خدیجہ بیگم بیروز الدین صاحب (ضلع بنوں) نے امسال پنجاب یونیورسٹی میں منشی فاضل کا امتحان پاس کیا ہے ۔

مسٹر سی آر داس نے انگلستان جانے کے لئے پروانہ راہداری طلب کیا ہے ۔

لالہ ہرکشن لال سابق وزیر زراعت ولایت سے واپس تشریف لے آئے ہیں ۔

ایک متمول عیسائی عورت نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ ۵۰ ہزار روپیہ اس عیسائی انجمن کو دینے کے لئے تیار ہے جو قوم کے ہندو اچھوتوں کو یسوع مسیح کی بھیڑوں میں داخل کرنے کا ذمہ لے ۔

قسطنطنیہ کی خبر ہے۔ کہ مسلمانان ہند اتحاد اسلامی کی ایک خاص اسکیم طیار کر رہے ہیں۔ اور ان کا ایک وفد ترکی آ رہا ہے۔ تاکہ ترکی کے ان مسلمانوں سے مشورہ کیا جائے۔ جو اتحاد اسلامی کی تحریک کو اہمیت دیتے ہیں۔

اخبار پاینیر رقمطراز ہے۔ کہ حال ہی میں جو افغانی جرائد موصول ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خوست کی بغاوت کا انسداد خاطر خواہ نہیں ہوا۔ بیانات شائع ہو رہے ہیں۔ کہ باغیوں کے لشکر واپس طلب کر لئے گئے ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ یہ بیانات ان لشکروں کی عارضی غیر حاضری پر مبنی ہیں۔ کیونکہ سرحدی قبائل کی طرز جنگ یہی ہے۔ کہ وہ کچھ مدت کے لئے میدان جنگ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور سامان رسد لے کر پھر آ جاتے ہیں۔ حکومت کی جو فوج خوست کو بطور کمک جا رہی تھی۔ اس پر بمقام مرزاکا باغیوں نے حملہ کر دیا۔ اس معرکہ میں افواج حکومت نے باغی لشکر کو زبردست شکست دی۔ اور اس کے ۵۰۳ آدمی مارے گئے۔ اور ۸۷ مجروح ہوئے۔ اس بغاوت کے فرو کرنے میں حکومت افغانستان کی افواج نے قبائل ژرمات اور سہاک کے ۳۰۰ قلعے جلا ڈالے۔ اور تین ہزار کے قریب آدمی ہلاک کئے ہیں ۔

رفعت بے نے "سبیل الرشاد" میں اعلان شائع کرایا ہے۔ کہ بعض لوگوں نے یہ تجویز اخبارات میں پیش کی تھی۔ کہ نماز بھی قرأت ترکی زبان میں ہوا کرے۔ اس پر محکمہ دینیہ نے غور کیا۔ جو اس نتیجہ پر پہونچا ہے۔ کہ نماز ترکی زبان میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔

لنڈن ۱۰ جولائی۔ ٹائمز کا نامہ نگار مقیم جوہنسبرگ رقمطراز ہے۔ کہ یہ پہلی مرتبہ ہے۔ کہ جنوبی افریقہ کی گہرائیوں میں ایک دھندلے کمرے میں بیٹھ کر چند آدمیوں نے جوہنسبرگ کی مجلس سرور کے نغموں کو سنا۔ اب یقین ہو گیا ہے۔ کہ معدنی رکاوٹوں کے باوجود لاسلکی کے ذریعہ سے سماعت ہو سکتی ہے۔ تجویز کی گئی ہے۔ کہ اس طرح نغمہ خوانی وغیرہ سے معدنیات میں کام کرنے والے مزدوروں کو محظوظ کیا جائے۔

کولمبو میں ایک جرمن جہاز کی تلاشی لینے پر ایک سو بندوقیں دو سو ریوالور اور دیگر سامان حرب ضرب برآمد ہوا۔ کپتان جہاز پر غلط تفصیل دینے کے جرم میں ایک ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ نیز ممنوعہ اشیا ضبط کر لی گئیں ۔

ٹائمز کا نامہ نگار ریگا سے لکھتا ہے۔ کہ بالشویک روسی اخبار لکھ رہے ہیں۔ کہ ترکی کو خوف ہے۔ کہ روس اپنی فوجیں بحیرہ اسود میں اتارے گا۔ ادھر ترک ان کے مقابلہ کی تیاریاں کر رہے ہیں ۔

ڈریٹ (جاپان پارلیمنٹ) میں ایک مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ سامان عیش و عشرت کو محدود کرنے کی غرض سے محصول درآمد میں سو فی صدی اضافہ کر دیا جائے ۔

جمعیۃ العلماء کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۶-۲۷ جولائی کو جمعیۃ کا جو جلسہ ہو گا۔ اس میں مساجد بھرت پور کے متعلق غور کیا جائے گا ۔

بعض سائنس دانوں کا خیال ہے۔ کہ عنقریب ایک دمدار ستارہ نکلنے والا ہے۔ جس میں اتنی زہریلی گیس ہو گی کہ ساری دنیا کے باشندے اس کے اثر سے دم گھٹ کر مر جائیں گے روئے زمین پر ایک متنفس حیوان یا انسان زندہ نہیں رہ سکیگا۔ (اپیچ ۱۳ رجولائی) ۔

حکومت پنجاب کے چیف سکرٹری نے سردار مختار علی صاحب قزلباش کو اطلاع دی ہے۔ کہ جب تک موروثی جائداد کے متعلق فیصلہ نہ ہو جائے۔ اس وقت تک نواب کے موروثی خطاب کے لئے کوئی حکم نہ دیا جائیگا ۔

وزارت تعلیم بنگال نے کلکتہ میں ایک اسلامیہ کالج قائم کرنے کی تجویز مکمل کر لی ہے ۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلم لیگ نے اپنے اجلاس لاہور میں جو ریزولیوشن بدیں معنی پاس کیا تھا کہ لیگ مختلف اہم سیاسی جماعت ہائے ہند کے نمائندوں سے مل کر سوراج کی ایک سکیم تیار کرے۔ اس کے سلسلہ میں دفتر لیگ سے کانگرس وغیرہ جماعتوں کو دعوت دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے نمائندے مقرر کریں۔ تاکہ اگست کے پہلے ہفتہ میں لیگ کی مقرر کردہ کمیٹی سے بمقام شملہ گفتگو ہو سکے ۔

دہلی میں عید کے دوسرے دن سے ہندو مسلمانوں میں سخت فساد شروع ہو گیا۔ جو کئی دن تک رہا۔ کئی ہندو مسلمان ہلاک ہو گئے۔ اور زخمیوں کا تو شمار ہی نہیں۔ دو تین بار فسادیوں کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلانی پڑی۔ شہر کے مختلف مقامات پر مشین گنیں لگائی گئیں۔ گورہ فوج اور رسالہ قیام امن کے لئے متعین کیا گیا۔ ناگپور میں بھی ہندو مسلمانوں میں فساد ہو گیا ۔

لاہور میں ایک ریلوے صاحب میز پر کام کر رہے تھے۔ چونکہ بجلی کے پنکھے کے تیز چلنے کی وجہ سے کاغذات میز سے اڑتے تھے۔ اس لئے صاحب بہادر رفتار کو کم کرنے کے لئے آگے بڑھے۔ لیکن ہاتھ پھسل جانے کی وجہ سے ناک پنکھے کی سیدھ میں آ کر اڑ گئی ۔

اخبار بمبئی کرانیکل لکھتا ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس کے دوران میں جو صدمہ مسٹر گاندھی کو پہونچا ہے۔ اس کی وجہ سے ان کی صحت کو سخت نقصان پہنچا ہے ۔

وفد خلافت کے پروانہ ہائے راہداری کے اجرا کے متعلق مسٹر شوکت علی کو حکومت ہند کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وزیر ہند نے ابھی تک ترکی حکومت سے اس امر کے متعلق خط و کتابت نہیں کی۔ لیکن قبل ازیں کہ وزیر موصوف ایسا کریں۔ وفد کا پروگرام معلوم کرنے اور اس امر کی ضمانت لینے کی خواہش کرتے ہیں۔ کہ اراکین وفد شریعت اسلام کے مطابق ترکوں کو مسئلہ خلافت سے متفق ہونیکے لئے مجبور کرنیکی کوشش کے علاوہ کسی سیاسی تحریک میں حصہ نہ لیں۔ اور نہ ہی ترکی میں سیاسی تبدیلیوں کو ترقی دیں۔